سورج گرہن کی نماز کے احکام

دار الافتاء اہلسنت
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر:Nor:10439

تاریخ:25-12-2019

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پاکستان میں جوسورج گرہن لگے گا

اس کے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔

پہلاسوال : کیاسورج گرہن کی نمازاداکرناضروری ہے؟

دوسراسوال : یہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے یااکیلے بھی پڑھ سکتے ہیں؟

تیسراسوال : اس نماز کی جماعت کون کرواسکتاہے؟

چوتھاسوال : یہ نماز کس وقت پڑھی جائے؟

پانچواں سوال : سورج گرہن کی نمازاداکرنے کاطریقہ کار کیاہے؟

چھٹاسوال : امام دعاکس انداز میں کروائے گا؟

ساتواں سوال : کیاعورتیں بھی یہ نمازاداکریں گی؟

سائل: محمد عادل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پہلا سوال: کیاسورج گرہن کی نمازادا کرناضروری ہے؟

جواب: سورج کا گرہن ایسے وقت میں ہے کہ مکروہ وقت نہیں تو سورج گرہن کی نمازادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

بخاری شریف کی حدیث پاک ہے کہ: "عَنِ الْمُغِیرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَی عَھْدِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ إِبْرَاھِیمُ فَقَالَ النَّاسُ کَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاھِیمَ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہِ فَإِذَا رَأَیْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللہَ "ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے) حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن آفتاب میں گرہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ ابراھیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی ایک کی موت اور حیات کی وجہ سے سورج وچاند کو گرہن نہیں لگتا، توجب تم گرہن کودیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو۔ (بخاری شریف،ج01،ص142،مطبوعہ کراچی)

محیط البرہانی اور فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: "وصفتھا انھالیس بواجبۃ،لانھالیست من شعائر الاسلام،فانھا توجد بعارض،ولکنھا سنۃ،لانہ واظب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک "سورج کی گرہن کی نماز واجب نہیں کیونکہ یہ شعائر الاسلام سے نہیں بلکہ ایک عارضہ کی وجہ سے پڑھی جاتی ہے لیکن یہ سنت موکدہ ہے کیونکہ سرکار علیہ السلام نے اس کی ادائیگی پر مواظبت اختیار فرمائی ہے۔
(فتاویٰ تاتارخانیہ،ج02،ص656،مطبوعہ ہند)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے،اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔"
(بہار شریعت،ج01،ص787،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

دوسرا سوال: یہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے یا اکیلے بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے،اور اکیلے بھی یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔اور جماعت قائم ہو تو صرف دو رکعتیں ادا کریں گے اور اکیلے پڑھیں تو دو سے زیادہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔

ملتقی الابحر میں ہے: "یصلی امام الجمعۃ بالناس عند کسوف الشمس رکعتین،فی کل رکعۃ رکوع واحد ویطیل القراءۃ ویخففھا۔۔۔ثم یدعو بعدھما حتیٰ تنجلی الشمس ولا یخطب وان لم یحضر صلوفرادیٰ رکعتین،او اربعا "یعنی امام جمعہ لوگوں کو سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں نماز پڑھائے گا،اور ان رکعتوں میں طویل قرأت کرے،یا تھوڑی،اور پھر ان دو رکعتوں کے بعد دعا کرے،حتی کہ سورج کھل جائے،اور خطبہ نہ دے۔اگر لوگ جماعت کے لیے حاضر نہ ہوں،تو کیلے اکیلے دو رکعتیں یا چار رکعتیں ادا کریں۔
(ملتقی الابحر،ج01،ص206،مطبوعہ کوئٹہ)

تیسرا سوال: اس نماز کی جماعت کون کرواسکتا ہے؟

جواب: اگر یہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے تو خطبے کے علاوہ جمعہ کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے لہٰذا اس کی جماعت وہی شخص کرواسکتا ہے جو جمعہ کی جماعت کرواسکتا ہو، اس جماعت کے لیے نہ تو اذان واقامت ہوگی اور نہ ہی خطبہ ہوگا۔ البتہ نمازیوں کو جمع کرنے کے لیے اعلان کرنا جائز ہے۔

در مختار میں ہے: "یصلی بالناس من یملک اقامۃ الجمعۃ بیان للمستحب۔۔۔۔عند الکسوف رکعتین بیان لاقلھا وان شاء اربعا او اکثر کل رکعتین بتسلیمۃ او کل اربع، مجتبی"

ردالمحتار میں (وان شاء اربعا او اکثر) کے تحت ہے کہ: "ھذا غیر ظاھر الروایہ وظاھر الروایہ ھو الرکعتان ثم الدعا الی ان تنجلی قلت: نعم فی المعراج وغیرہ لولم یقمھا الامام صلی الناس فرادی رکعتین، اواربعا وذلک افضل" یعنی امام کا دو رکعتیں یا اس سے زیادہ پڑھانا غیر ظاہر الراویہ ہے، ظاہر الروایہ یہ ہے کہ امام صرف دو رکعتیں ہی پڑھائے گا پھر سورج گرہن ختم ہونے تک دعا کریں۔ میں کہتا ہوں، ہاں معراج اور اس کے علاوہ میں ہے کہ، اگر جماعت قائم نا ہو تو وہ تنہا دو پڑھیں یا چار۔ (در مختار مع ردالمحتار، ج 03، ص 77، 78، مطبوعہ کوئٹہ)

ملتقی الابحر میں ہے: "یصلی امام الجمعۃ بالناس" یعنی امام جمعہ لوگوں کو سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں نماز پڑھائے گا۔
(ملتقی الابحر، ج 01، ص 206، مطبوعہ کوئٹہ)

نمازیوں کو جمع کرنے کے لیے نداء کرنے کے متعلق در مختار میں ہے: "وینادی الصلاۃ جامعۃ لیجتمعوا" یعنی وہ نداء کرے، الصلاۃ جامعۃ تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔ (در مختار، ج 03، ص 79، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں، جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوائے تمام شرائط جمعہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت کرواسکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔"
(بہار شریعت، ج 01، ص، 787، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

چوتھا سوال: یہ نماز کس وقت پڑھی جائے؟

جواب: سورج گرہن کی نماز اس وقت ادا کی جائے، جب سورج کو گرہن لگا ہو اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں ہاں اگر مکروہ وقت میں سورج کو گرہن لگا تو نماز ادا نہیں کریں گے دعا وغیرہ میں مشغول ہوں گے۔

در مختار کی عبارت (عند الکسوف) کے تحت ردالمحتار میں ہے کہ: "فلو انجلت لم تصل بعدہ واذا انجلی بعضھا جاز ابتداء الصلاۃ" یعنی سورج گرہن ختم ہو گیا تو اس کے بعد نماز نہ پڑھے اور اگر تھوڑا گرہن ختم ہوا، کچھ باقی ہے تو نماز شروع کرنا جائز ہے۔

بہار شریعت میں ہے: "گہن کی نماز اس وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں، اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر (بادل) آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔۔۔ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا میں مشغول رہیں۔ اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں"
(بہار شریعت، ج 1، ص 787، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

پانچواں سوال: سورج گرہن کی نماز ادا کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب: جب سورج کو گرہن لگا ہو تو غیر مکروہ وقت میں عام نوافل کی طرح کم از کم دو رکعت نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ نماز کے بعد سورج کے کھلنے تک جتنی دیر توفیق ہو دعا کی جائے۔ البتہ مسنون یہ ہے کہ سورج گرہن کا جتنا وقت ہے وہ تمام نماز و دعا میں مشغول ہو۔ نماز جماعت سے پڑھی جائے یا تنہا قراءت آہستہ آواز میں ہو گی، اگر یاد ہو تو سورہ بقرہ اور آل عمران جیسی بڑی سورت پڑھی جائے رکوع اور سجود میں بھی طویل کیے جائیں نماز کے بعد دعا کی جائے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نماز میں قراءت طویل نا کی جائے نماز سے فارغ ہو کر طویل دعا کی جائے خلاصہ یہ کہ قراءت و دعا میں سے ایک طویل ہو تو دوسرا عمل خفیف ہونا چاہیے۔

در مختار میں ہے: "وصفتها کالنفل ای بر کوع واحد فی غیر وقت مکروہ، بلا اذان ولا اقامة ولا جهر ولا خطبة" سورج گرہن کی نماز غیر مکروہ وقت میں ہو گی عام نوافل کی طرح یعنی ایک رکوع کے ساتھ، بغیر اذان و اقامت اور بغیر خطبے اور بغیر جہر یعنی بغیر بلند آواز کے قرائت ہو گی۔

(در مختار مع رد المحتار، ج 03، ص 78، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ عالمگیری میں نماز کسوف میں قراءت کے متعلق ہے: "ویجوز ان یطول القراءة فیهما۔۔۔ ویجوز تطویل القرأة وتخفیف الدعا وتطویل الدعا وتخفیف القرأة فاذا خفف احدهما طول الآخر" یعنی ان دونوں رکعتوں میں طویل قراءت کرنا افضل ہے۔۔۔ اور قراءت کو لمبا کرنا اور دعا میں تخفیف کرنا یا لمبی دعا کرنا اور قراءت میں تخفیف کرنا دونوں جائز ہے، کہ جب ایک کو لمبا کرے گا تو دوسرے میں تخفیف کرے گا۔ (فتاوی عالمگیری، ج 01، ص 153، مطبوعہ پشاور)

ملتقی کی عبارت (ویطیل القرأة) کے تحت مجمع الانھر میں ہے: "یعنی الافضل ان یطیل القرأة فیقرأ فی کل رکعة مقدار مائة آیة ویمکث فی رکوعه کذلک فاذا خفت القرأة طول الدعا لان المسنون استیعاب الوقت" یعنی افضل یہ کہ وہ لمبی قرائت کرے، ہر رکعت میں سو آیتوں کی مقدار قراءت کرے اور رکوع میں اتنی ہی دیر ٹھہرے، اور جب وہ تھوڑی قراءت کرے تو دعا لمبی کرے، کیونکہ سورج گرہن کے تمام وقت کو نماز اور دعا سے گھیرنا افضل ہے۔ (شرح مجمع الانہر، ج 01، ص 206، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "یہ نماز اور نوافل کی طرح ہے دو رکعت پڑھیں، یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں، نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرائت اور نماز کے بعد دعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور (تنہا پڑھیں تو) دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر"

(بہار شریعت، ج 1، ص 787، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

چھٹا سوال: امام دعا کس انداز میں کروائے گا

جواب: دعا کا طریقہ یہ ہے کہ امام چاہے تو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دعا کرے چاہے تو قبلہ رخ ہو کر دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے۔ اگر امام کے پاس عصا ہو تو اس کے سہارے کھڑا ہونا بہتر ہے۔ البتہ دعا کے لئے منبر پر نہ چڑھے۔

ملتقی الابحر میں ہے کہ "ثم یدعو الامام جالسا او قائما مستقبل القبلة او مستقبل القوم بوجه ولو قام متعمدا علی عصا او قوس لکان حسنا" یعنی پھر امام بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر قبلے کی طرف یا نمازیوں کی طرف منہ کر کے دعا مانگے اور اگر امام عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو اچھا ہے۔

(ملتقی الابحر، ج 01، ص 206، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "امام قبلہ رو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف مونھ کر کے کھڑا ہو اور بہتر یہ ہے کہ سب مقتدی آمین کہیں، اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔

(بہار شریعت، ج 01، ص 788، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

ساتواں سوال: کیا عورتیں بھی یہ نماز ادا کریں گی؟

جواب: جی ہاں: عورتیں گھر پر اکیلے ہی یہ نماز ادا کریں گی، نماز کے بعد دعا میں مشغول رہیں گی۔

عورتوں کے لیے حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا "والنساء یصلینها فرادیٰ کما فی الاحکام البرجندی" یعنی اور عورتیں تنہا تنہا نماز پڑھیں، جیسا کہ احکام برجندی میں ہے۔ (درمختار، ج 03، ص 79، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

27 ربیع الثانی 1441ھ/25 دسمبر 2019